طوفان میں حفاظت

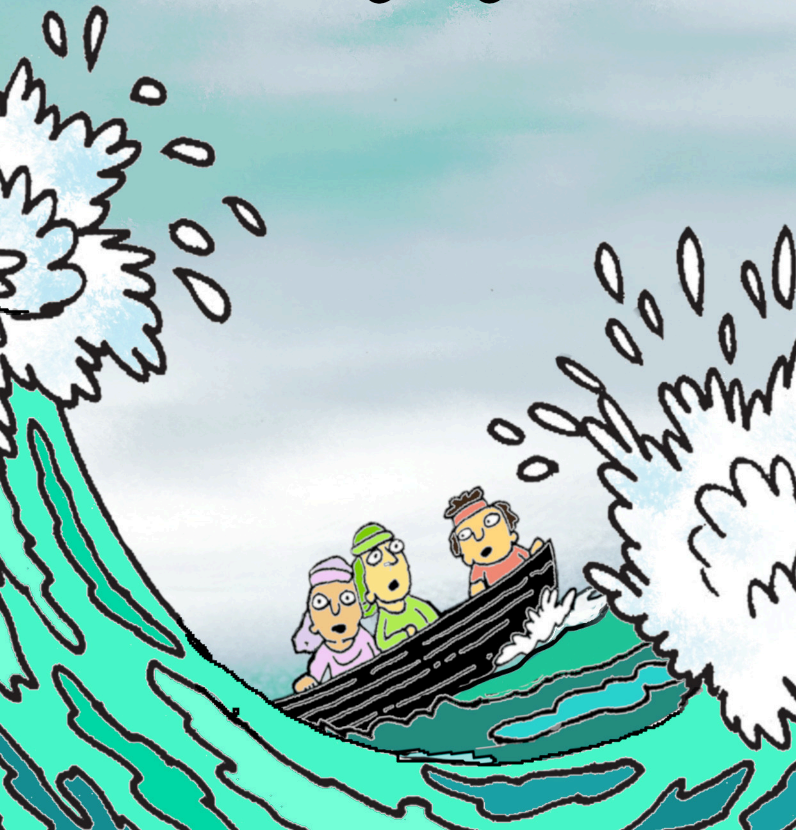

tūfān meṅ hifāzat

Safety in the Storm

by Bakhtullah

(Urdu—Persian script)

© 2023 www.chashmamedia.org

published and printed by
Good Word, New Delhi

The title cover is a collage of J. Kemp/R. Gunther
https://freebibleimages.org/illustrations/ls-jesus-storm/; ditto
https://freebibleimages.org/illustrations/ls-paul-shipwrecked/.

Bible quotations are from UGV.

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

فہرست

شفا دینے والا	1
فریب دینے والی شانتی	3
طوفان میں کیا کریں؟	4
ہمیں بچا	4
ایمان کیا ہے؟	6
ایک رشتہ	7
خوف کیوں؟	9
طوفان میں ہمارا سہارا	10
جس نے خود دُکھ سہا ہے	11
انجیل، مرقس 4:35-41	13

جوں ہی خداوند عیسیٰ کی خدمت شروع ہوئی وہ بھیڑوں سے گھرا رہتا تھا۔

◄ کیوں؟

اِس لئے کہ وہ بیماروں کو شفا دیتا تھا۔

شفا دینے والا

اُس کے کہنے پر

اندھے دیکھتے،

لنگڑے چلتے پھرتے،

کوڑھیوں کو پاک صاف کیا جاتا،

بہرے سنتے

اور مُردوں کو زندہ کیا جاتا تھا۔

لیکن اِس سے بڑھ کر اُس کا کردار لوگوں کو کھینچتا تھا۔ جب بولتا تو لوگوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتیں۔ وہ محسوس کرتے تھے کہ یہاں ایک عام آدمی نہیں ہے۔ یوں لوگوں کے ڈھیر ہر وقت اُس کے آگے پیچھے پڑے رہتے تھے۔ وہ اُسے آرام کرنے تک بھی نہیں دیتے تھے۔

ایک دن خداوند عیسیٰ تعلیم دیتے دیتے بہت تھک گیا۔ آخرکار اُس نے شاگردوں سے کہا، "آؤ، ہم جھیل کے پار چلیں۔" وہ کشتی پر سوار ہوا اور اُس کے پیچھے اُس کے شاگرد۔ اُستاد چُور چُور ہو گیا تھا۔ کشتی کے پچھلے حصے میں اپنا سر گدی پر رکھ کر وہ گہری نیند سو گیا۔ شام کا وقت تھا۔ شاگردوں میں سے کئی کشتی چلانے میں ماہر تھے۔ وہ مضبوطی سے کشتی کو کُھلے پانی کی طرف لے گئے۔

سب نے اطمینان کی سانس لی: شکر ہے، دن کی گہما گہمی ختم ہو گئی ہے۔ شکر ہے، اب کچھ سکون مل جائے گا۔

شپ شپ۔ ہلکے ہلکے ہلکورے کشتی سے آنکھ مچولی کھیل رہے تھے۔

مگر یہ فریب دینے والی شانتی تھی۔

فریب دینے والی شانتی

رات کے اندھیرے میں اچانک چیختی چلّاتی ایک چڑیل اُن پر ٹوٹ پڑی—ایک زبردست آندھی اُنہیں جھکجھورنے لگی۔ یوں جس طرح بلی چوہے کو جھکجھور جھکجھور کر مار ڈالتی ہے۔

شاگرد اِس قسم کی آندھی جانتے تھے۔ یہ کوئی عام ہَوا نہیں تھی۔ یہ ارد گرد کے بڑے پہاڑوں میں زور پکڑتے ہوئے بہت نقصان پہنچا سکتی تھی۔ پانی پر اِس کی زد میں آ کر شاید ہی کوئی بچ جائے۔

پہلے لہروں کی شانت چپڑ چپڑ، اب ہاتھیوں کی چنگھاڑتی بھگدڑ۔ موجیں اُچھل اُچھل کر کشتی سے ٹکرانے لگیں۔ کشتی کبھی پانی کے پہاڑ پر چڑھتی اور کبھی چکر دلانے والی وادی میں اُترتی۔ اُن کے دیکھتے دیکھتے وہ پانی سے بھرنے لگی۔

شاگرد تو ماہر کشتی بان تھے۔ مگر طوفان کے زور کے سامنے اُنہیں ہتھیار ڈالنا پڑا۔

طوفان میں کیا کریں؟

◄ اب کیا کریں؟ کیا کریں؟

یہ سب کچھ اِتنی تیزی سے اُن پر آن پڑا تھا کہ اب بچنا ہی مشکل تھا۔ وہ پکا سمجھ گئے کہ اب ہم ڈوبنے لگے ہیں۔ اب موت یقینی ہے۔

تب اُن کی نظر خداوند عیسیٰ پر پڑی۔ یہ کیسی بات تھی! اب تک وہ اطمینان اور آرام سے سویا ہوا تھا۔ یوں جیسے کچھ نہ ہو رہا ہو۔

ہمیں بچا

شاگرد لپک کر اُسے جھنجھوڑنے لگے۔ وہ پریشانی سے چیخ اُٹھے، ”اُستاد، کیا آپ کو پروا نہیں کہ ہم تباہ ہو رہے ہیں؟ ہمیں بچا!“

وہ اپنے حواس بالکل کھو بیٹھے تھے۔ اِس طرح اپنے عظیم اُستاد سے بات کرنا تو بہت بُری بات ہے۔

◄ کیا یہ کہنا مناسب تھا کہ آپ کو پروا نہیں؟

نہیں، یہ بہت غلط بات ہے۔ خداوند کی ہر انسان سے محبت ہوتی ہے۔ بلکہ عجیب بات یہ ہے کہ جتنا چھوٹا اور ناچیز کوئی ہو اُتنا ہی زیادہ وہ اُس سے پیار کرتا ہے۔

◄ **تو کیا ہم بھی اُس کی محبت میں شامل ہیں؟**

ضرور!

تو بھی شاگردوں نے ایک بات صحیح کی۔

◄ **وہ کیا تھی؟**

وہ مدد کے لئے خداوند عیسیٰ کے پاس آئے۔ وہ جانتے تھے کہ وہی ہمیں اِس خطرے سے بچا سکتا ہے۔

اب آؤ ہم اُستاد پر دھیان دیں۔

◄ **کیا وہ حالات دیکھ کر گھبرا گیا؟ کیا اُس کا رنگ ماند پڑ گیا؟ کیا وہ کانپنے لگا؟**

بالکل نہیں۔ اُس نے گرج کر آندھی کو ڈانٹا اور جھیل سے کہا، ”خاموش! چپ کر!“

جب مالک اپنے کُتے کو ڈانٹتا ہے تو وہ دُم دبا کر چُپ ہو جاتا ہے۔
جب خداوند عیسیٰ طوفان کو ڈانٹتا ہے تو وہ بھی چُپ ہو جاتا ہے۔
آندھی ایک دم تھم گئی۔ لہریں ختم ہو گئیں۔ ہلکورے دوبارہ کشتی سے کھیلنے لگے۔ شاگردوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ سب کچھ بُرے خواب کی طرح لگ رہا تھا۔
تب اُستاد نے افسوس سے شاگردوں سے پوچھا، "تم کیوں گھبراتے ہو؟ کیا تم ابھی تک ایمان نہیں رکھتے؟"

ایمان کیا ہے؟

اِس جگہ پر مناسب ہے کہ ہم ایک سوال پوچھیں:

◄ ایمان ہے کیا؟

شاگرد تو خداوند عیسیٰ کے بارے میں بہت کچھ جانتے تھے۔ وہ اُس کے بہت معجزے دیکھ چکے تھے۔ اور آخر وہ اُس کے شاگرد ہی بن چکے تھے۔ وہ دن رات اُس کے ساتھ رہتے، اُس کے ساتھ چلتے، اُس کی مدد کرتے تھے۔ تو بھی اُن کا ایمان طوفان میں کمزور نکلا۔

دیکھو، ایمان ترازو سے ناپا نہیں جا سکتا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اب مَیں نے 10 کلو ایمان خرید لیا ہے، اب میرا ایمان مضبوط ہے۔ دوسرے کو صرف 1 کلو ایمان مل گیا، اُس کا ایمان کچھ بھی نہیں ہے۔

ایسا بھی نہیں ہے کہ ایمان علم رکھنے کے برابر ہو۔ ہو سکتا ہے ہمیں بہت علم ہو پر ایمان نہ ہو۔ ہو سکتا ہے ہم خدا کے بارے میں علم رکھیں مگر اُس پر ایمان نہ رکھیں۔

◄ تو پھر ایمان کیا ہے؟

ایمان ایک تعلق، ایک رشتہ ہے۔

ایک رشتہ

ایک اچھے گھر کے لوگ ایک دوسرے پر بھروسا کر سکتے ہیں۔ اُنہیں یقین ہے کہ دوسرے میری بھلائی چاہتے ہیں، دوسرے وفادار رہیں گے۔

◄ کیوں؟

اِس لئے کہ اُن کا ایک دوسرے پر ایمان ہے۔ اُن کا ایک دوسرے سے نہ صرف خون کا بلکہ محبت کا رشتہ ہے۔

خدا پر ایمان کا یہی مطلب ہے۔ یہ نہیں کہ ہم کہیں کہ اللہُ اکبر۔ بے شک یہ سچ ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ وہ خالق ہے، کہ سب کچھ اُس کی مرضی پر چلتا ہے۔ مگر یہ صرف علم ہے۔ ایمان یہ ہے کہ مَیں اپنی زندگی اُس کے سپرد کر دوں۔ کہ مَیں محسوس کروں کہ ہر قدم اُسی کے حضور چل رہا ہوں۔

خداوند عیسیٰ فرماتا ہے کہ کیا تم ابھی تک ایمان نہیں رکھتے؟

◄ اِس کا کیا مطلب ہے؟

مطلب یہ ہے کہ تم میرے پیچھے ہو لئے ہو۔ میری تعلیم پاتے، میرے ساتھ چلتے رہے ہو۔ تم مجھ پر بھروسا کرتے آئے ہو۔ رشتے کا جو بیج مَیں نے تم میں ڈال دیا وہ اُگ آیا ہے۔ کیا رشتے کا یہ پودا اب تک اِتنا نازک ہے؟ کمال ہے، ہَوا کے ایک جھونکے سے اُس کا ستیاناس ہو گیا ہے۔ تم نہیں سمجھے کہ مَیں ہر حالت میں تمہارے ساتھ ہوں، طوفان میں بھی۔

شاگردوں پر خوف طاری ہوا۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے، ”آخر یہ کون ہے؟ ہَوا اور جھیل بھی اُس کا حکم مانتی ہیں۔“

◄ خوف اُن پر کیوں چھا گیا ؟

خوف کیوں؟

خداوند عیسیٰ آندھی اور موجوں کو ڈانٹتا ہے۔ ڈانٹنے کا مطلب ہے گرج کر اُن کو روکنا۔ یوں جس طرح ہم سختی سے بچوں کو کہتے ہیں، ”چُپ! خاموش!“

یہی کچھ دیکھ کر شاگرد سخت ڈر گئے۔ یہ آندھی سے ڈر جیسا نہیں تھا۔ یہ وہ خوف ہے جو انسان محسوس کرتا ہے جب اُس پر خدا کی قدرت ظاہر ہوتی ہے۔ جب وہ محسوس کرتا ہے کہ یہاں ایک الٰہی طاقت ہے۔ اِس کے سامنے مَیں کھڑے ہونے لائق نہیں ہوں۔ اِس لئے وہ پوچھتے ہیں کہ ”آخر یہ کون ہے؟“

شاگرد جانتے تھے کہ توریت اور زبور کے مطابق خالق یہی کچھ کرتا ہے۔ ایک زبور فرماتا ہے،

تیرے ڈانٹنے پر پانی فرار ہوا،
تیری گرجتی آواز سن کر وہ ایک دم بھاگ گیا۔
تب پہاڑ اونچے ہوئے
اور وادیاں اُن جگہوں پر اُتر آئیں
جو تُو نے اُن کے لئے مقرر کی تھیں۔ (زبور 104:7-8)

خالق نے پانی کو ڈانٹا تو وہ اپنی جگہ پر آ گیا۔ اُس نے ایک حد باندھی جس سے آگے پانی بڑھ نہیں سکتا۔ شاگردوں نے کشتی میں دیکھا کہ خداوند عیسیٰ، خالق کا کام کر رہا ہے۔ وہ بھی گرج کر پانی کے ڈھیروں کو چُپ کراتا ہے اور وہ ایک دم تھم جاتے ہیں۔

طوفان میں ہمارا سہارا

ہم سبھوں کا پالا ایسے طوفانوں سے پڑتا ہے۔ زندگی میں ایک دم آندھی ہم پر ٹوٹ پڑتی ہے۔ ایک دم پانی کے پہاڑ ہمیں سخت جھٹکے دیتے ہیں۔ ہم ڈوبنے لگتے ہیں۔ ہم سہارے کے لئے چاروں طرف دیکھتے

اور چیختے چلّاتے ہیں۔ بہت بار ہمارے دوست اور گھر والے بھی جواب دیتے ہیں۔

◄ تب کون ہمارا سہارا رہے گا؟

ایک ہے جو میری اور آپ کی آواز ہمیشہ سنتا ہے—خداوند عیسیٰ۔ وہی طوفانی لہروں کو ڈانٹ سکتا ہے۔ کہہ سکتا ہے کہ چُپ! خاموش!

کبھی کبھی خدا کی مرضی ہے کہ ہم اِس دُنیا کو چھوڑ اگلی دُنیا میں چلے جائیں۔ اُس وقت بھی اگر ہم پکاریں وہ ہماری سنتا ہے۔ ہمیں اپنے بانہوں میں لپیٹ حفاظت سے وہاں تک پہنچا سکتا ہے۔ اُس پر بھروسا کرو۔ شاگردوں کی طرح ڈانواں ڈول نہ بنو۔

جس نے خود دُکھ سہا ہے

کتنی عظیم بات۔ جب زندگی اور موت کی طوفانی لہریں ہمیں جھکجھورتی ہیں تو ہم اُسے پکار سکتے ہیں۔ اُسے جو خود دُکھ جانتا ہے۔ خود اُس نے صلیب پر دُکھ اُٹھایا ہے۔ جس کے سر پر کانٹے دار تاج ٹھونکا گیا وہ

ہمارا دُکھ اور تکلیف جانتا ہے۔ وہ اُسے خود محسوس کرتا ہے۔ اپنے آپ کو اُس کے ہاتھ میں سونپ دیں۔ تب ہی ہم حفاظت سے پار کے کنارے تک پہنچ جائیں گے۔

انجیل، مرقس 4:35-41

اُس دن جب شام ہوئی تو عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا، ”آؤ، ہم جھیل کے پار چلیں۔“ چنانچہ وہ بھیڑ کو رُخصت کر کے اُسے لے کر چل پڑے۔ بعض اَور کشتیاں بھی ساتھ گئیں۔ اچانک سخت آندھی آئی۔ لہریں کشتی سے ٹکرا کر اُسے پانی سے بھرنے لگیں، لیکن عیسیٰ ابھی تک کشتی کے پچھلے حصے میں اپنا سر گدی پر رکھے سو رہا تھا۔ شاگردوں نے اُسے جگا کر کہا، ”اُستاد، کیا آپ کو پروا نہیں کہ ہم تباہ ہو رہے ہیں؟“

وہ جاگ اُٹھا، آندھی کو ڈانٹا اور جھیل سے کہا، ”خاموش! چپ کر!“ اِس پر آندھی تھم گئی اور لہریں بالکل ساکت ہو گئیں۔ پھر عیسیٰ نے شاگردوں سے پوچھا، ”تم کیوں گھبراتے ہو؟ کیا تم ابھی تک ایمان نہیں رکھتے؟“

اُن پر سخت خوف طاری ہو گیا اور وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے، ”آخر یہ کون ہے؟ ہَوا اور جھیل بھی اُس کا حکم مانتی ہیں۔“